بعض کھیل اصلاحی اور سبق آموز بھی ہوتے ہیں۔

جواب: اس سوال کا جواب یہ ہے کہ سینما دیکھنا کسی حد تک بھی جائز نہیں۔ اس سے بالکل پرہیز کیا جائے۔ جن فلموں کو عام طور پر تعلیمی اور اخلاقی کہا جاتا ہے ان میں بھی بداخلاقی کے جراثیم موجود ہوتے ہیں۔ جب تک یہ فن ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے جن کے نزدیک اخلاق کی سرے سے کوئی قدر و قیمت ہی نہیں اس وقت تک کہیں کوئی لکیر نہیں کھینچی جاسکتی کہ اس حد تک تو آپ اس سے فائدہ اٹھائیں اور فلاں مقام سے آگے نہ بڑھیں۔ میں نے آج تک نہیں دیکھا کہ سینما سے کسی نے کوئی اخلاق سیکھا ہو بلکہ میرا خیال تو یہ ہے کہ جس شخص کے اندر کوئی اخلاقی حس موجود ہو وہ ان مناظر کو نہیں دیکھ سکتا اور نہ اپنے بیٹوں اور بیٹیوں، بھائیوں اور بہنوں کا انھیں دیکھنا گوارا کر سکتا ہے جو سینما میں عام طور پر پیش کیے جاتے ہیں۔

اگر اللہ تعالیٰ کوئی وقت لایا اور اقتدار ہمارے ہاتھ میں منتقل ہوا تو ہم ان شاء اللہ دوسرے فنون کے ساتھ اس فن کو بھی مسلمان بنائیں گے اور پھر یہ دیکھنے کے قابل ہوگا۔ اگر سینما کا فی الواقع صحیح استعمال کیا جائے تو اس کے ذریعے سے عوام کو موجودہ زمانے کے عام کالجوں کی تعلیم کے برابر معلومات بہت آسانی سے دی جاسکتی ہیں۔ وقت آنے پر ہم ان شاء اللہ دنیا کو یہ کر کے دکھائیں گے۔ لیکن اس وقت جیسا کہ میں پہلے کہہ چکا ہوں سینما بینی کو قطعاً ترک کر دینا چاہیے۔

سوال ۲۔ عورتوں کا لباس کس قسم کا ہونا چاہیے؟ برقع اوڑھ کر باہر نکلنا کس حد تک اور کن حالات میں جائز ہے؟

جواب: "پردہ" میں اس کی تفصیلات موجود ہیں وہاں سے دیکھ لی جائیں۔ دہلی، یو۔پی اور بھوپال میں عورتیں جیسے چست لباس عام طور پر پہنتی ہیں وہ جائز نہیں ہیں، خواہ وہ موٹے کپڑے کے ہی بنے ہوئے ہوں۔ ضرورت کے وقت برقع پہن کر گھر سے باہر نکلنا درست ہے لیکن شوخ رنگ کے ریشمی برقعے جو آجکل رائج ہیں ان کا استعمال درست نہیں۔ برقعے اور چادر جسم اور زینت کو چھپانے کے لیے ہیں نہ کہ انھیں نمایاں کرنے کے لیے۔ پردے کی شرعی حدود